

سماحة الشيخ عبدالعزیز بن باز

[مفتی اعظم سعودی عرب کے مختصر سوانح حیات]

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کی عظیم المرتبت شخصیت عالم اسلام میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ مملکت سعودی عرب کے مفتی اعظم، دارالافتاء کے رئیس اور بے شمار اسلامی اداروں کے سربراہ تھے۔ عمر حاضر میں شیخ ابن باز سے عالم اسلام کو جتنا فائدہ پہنچا ہے شاید ہی کسی اور عالم دین سے پہنچا ہو۔ پوری دنیا میں ان کے مقرر کردہ داعی، ان کے مبعوث علماء کرام، اور ان کے قائم کردہ مدارس و اسلامی مراکز کام کر رہے ہیں اور اسلام کی شیخ کو دنیا بھر میں روشن کئے ہوئے ہیں۔ شیخ ابن باز کی زندگی پر جب انسان نظر ڈالتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے کہ وہ حیات مستعار کی ۹۰ سے زائد بہاریں دیکھنے کے باوجود انتہائی معروضہ کا رہے اور ان کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کے دین کو پھیلانے کے لئے وقف تھا۔ اسلام سے متعلق تقریباً تمام ہی موضوعات پر شیخ کی تصانیف موجود ہیں۔ انہوں نے ایک دفعہ کہا:

”میں نے شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ (خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد کے والد گرامی) کے دور سے لکھنا شروع کیا۔ اللہ کی قسم! میں نے آج تک جو بھی لفظ لکھا یا لکھوایا، وہ صرف اللہ کی رضا کے لئے تھا“..... شاید یہی وجہ ہے کہ جتنی پذیرائی ان کی کتب کو حاصل ہوئی ہے، عمر حاضر میں کسی مولف کے حصے میں کم ہی آئی ہے۔

اپنے تمام علمی اور ادارتی مناصب کے ساتھ ساتھ انہوں نے بے شمار مسائل پر قرآن و سنت کی روشنی میں فتوے دیئے ہیں۔ ان فتوؤں میں انہوں نے ہمیشہ محدثین کے مسلک کو پیش نظر رکھا ہے۔ ان کے فتوے مختلف کتابوں اور جرائد میں چھپتے رہے ہیں، حال ہی میں مجلہ ”الدعوة“ نے ان کے فتاویٰ کو کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔ یاد رہے کہ شیخ مرحوم کے مطبوعہ فتاویٰ اب تک گیارہ ضخیم جلدوں میں سامنے ہیں اور ابھی سینکڑوں فتاویٰ ایسے ہیں جو زور و طبع سے آراستہ نہیں ہوئے..... ذیل میں مفتی مرحوم کے مختصر سوانح حیات اور بعض علمی کارناموں کو بالاختصار پیش کرنے کی ہم سعادت حاصل کر رہے ہیں (حسن مدنی)

آپ کا پورا نام عبدالعزیز بن عبدالرحمن بن محمد بن عبد اللہ آل باز ہے۔

مقام و تاریخ پیدائش

آپ ۱۲ رذی الحجہ ۱۳۳۰ھ (۱۹۱۱ء) کو ریاض میں پیدا ہوئے۔ آپ بیٹا اور صحیح نظر تھے۔ لیکن ۱۳۶۶ھ کو آپ کی آنکھوں میں کوئی بیماری لاحق ہو گئی، جس کی وجہ سے آپ کی نظر کمزور ہو گئی اور

۱۳۵۰ھ کو آپ کی نظر کلی طور پر ختم ہو گئی اور آپ نابینا ہو گئے۔

حصولِ تعلیم

آپ نے بالغ ہونے سے پیشتر ہی قرآن کریم کا حفظ مکمل کر لیا، پھر آپ ریاض کے علماء کے پاس تحصیل علم کے لئے کوشاں ہو گئے اور جب آپ نے شرعی علوم اور لغت میں نمایاں مقام حاصل کر لیا تو ۱۳۵۷ھ (۱۹۳۸ء) کو محکمہ قضاء میں آپ کا تقرر کر دیا گیا۔ طلب علم کا یہ سلسلہ وفات تک جاری رہا اور آپ نے اس سے اپنا ناطہ نہیں توڑا۔ آپ رات دن تحقیق و تدریس کے کام میں مشغول رہتے مختلف حکومتی عہدوں واریوں کی وجہ سے آپ اس سے غافل نہیں ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے علوم میں آپ کی بصیرت اور چنگلی میں مسلسل اضافہ ہو تا رہا۔ علوم حدیث کے سلسلے میں آپ نے خاص اہتمام کیا۔ اس سلسلے میں آپ کو اس قدر مہارت اور رسوخ حاصل ہوا کہ کسی حدیث کی صحت و سقم کے بارے میں آپ کا فیصلہ انتہائی معتبر سمجھا جاتا اور یہ وہ علمی مقام ہے جو خاص طور پر موجودہ زمانے میں کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ آپ کی تحریروں اور فتوؤں میں اس کے اثرات واضح طور پر نظر آتے ہیں، کیونکہ آپ ہمیشہ انہی اقوال اور آراء کو اختیار کرتے ہیں جن کی تائید کسی مسلمہ دلیل سے ہوتی ہو۔

شیوخ اور اساتذہ

آپ نے بہت سے علماء سے علم حاصل کیا جن میں سے چند معروف اساتذہ کے نام یہ ہیں:

(۱) الشیخ محمد بن عبداللطیف بن عبدالرحمن بن حسن بن الشیخ محمد بن عبدالوہاب (قاضی ریاض)

(۲) الشیخ صالح بن عبدالعزیز بن عبدالرحمن بن حسن بن الشیخ محمد بن عبدالوہاب

(۳) الشیخ سعد بن حمد بن عتیق (قاضی ریاض)

(۴) الشیخ حمد بن فارس (سکیر ثری خزاند)

(۵) ساتھ الشیخ محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف آل الشیخ جو تاحیات مملکت سعودی عرب کے مفتی

رہے۔ آپ نے عرصہ دس سال (۱۳۳۷ھ تا ۱۳۵۷ھ) ان کے حلقہ درس کا التزام کیا اور ان سے تمام شرعی علوم سیکھے۔

(۶) الشیخ سعد وقاص بخاری جو مکہ مکرمہ کے علماء میں سے ہیں۔ ان سے آپ نے ۱۳۵۵ھ میں علم

جوید سیکھا۔

جب آپ ۱۳۵۷ھ (۱۹۳۸ء) کو منطقہ خَرَج میں قاضی کے عہدہ پر فائز ہوئے، اس وقت سے لے کر آج تک اشاعتِ علم کے لئے آپ مسلسل تدریسی حلقوں کا باقاعدہ التزام کرتے رہے۔ خرچ میں آپ منگل اور جمعہ کے علاوہ ہفتہ کے دیگر تمام دنوں میں علمی مجالس کا اہتمام کرتے، طلباء کی ایک جماعت مستقل طور پر آپ کی خدمت میں موجود رہتی تھی، جنہوں نے اپنے آپ کو حصولِ علم کے لئے وقف کر رکھا تھا، ان میں سے چند معروف سعودی اور پاکستانی شاگردوں کے نام یہ ہیں:

- | | |
|-------------------------------------|--|
| (۱) الشیخ عبداللہ کنھل | (۱۱) حافظ عبدالرحمن مدنی پرنسپل شریعت کالج، لاہور |
| (۲) الشیخ راشد بن صالح الخنیں | (۱۲) حافظ ثناء اللہ مدنی، سربراہ (پاکستانی) سعودی مشن |
| (۳) الشیخ عبدالرحمن بن ناصر البراک | (۱۳) ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، ناظم جامعہ عربیہ، کراچی |
| (۴) الشیخ عبداللطیف بن شدید | (۱۴) ڈاکٹر صہیب حسن، سربراہ ادارۃ القرآن، لندن |
| (۵) الشیخ عبداللہ بن حسن بن قعود | (۱۵) پروفیسر عبدالسلام کیلانی، یوگنڈا |
| (۶) الشیخ عبدالرحمن بن جلال | (۱۶) شیخ الحدیث مولانا حسن جان سابق MNA، پشاور |
| (۷) الشیخ صالح بن ہلیل | (۱۷) پروفیسر عبداللہ کاکاخیل، اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد |
| (۸) ڈاکٹر ریح بن ہادی المدخلی | (۱۸) پروفیسر ابراہیم خلیل، نیروبی (کینیا) |
| (۹) پروفیسر یوسف کاظم، اسلام آباد | (۱۹) حافظ محمد سلفی، مہتمم جامعہ ستاریہ، کراچی |
| (۱۰) مولانا بشیر احمد گوہر وی، قصور | (۲۰) ڈاکٹر صدیق الحسن خان، مجلس تحقیق اسلامی، لاہور |

۱۳۷۲ھ کو آپ ریاض منتقل ہو گئے، جہاں آپ ریاض کے معہدِ علمی میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے اور جب ۱۳۷۳ھ کو کلایۃ الشریعہ کا قیام عمل میں آیا تو وہاں آپ فقہ، حدیث اور توحید کے علوم پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد ۱۳۸۱ھ کو آپ کا تبادلہ مدینہ منورہ ہو گیا اور آپ کو مدینہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا۔ جب آپ ریاض منتقل ہوئے تھے تو آپ نے ریاض کی بڑی جامع مسجد میں ایک تدریسی حلقے کی بنیاد رکھی، یہ تدریسی حلقہ آج بھی قائم ہے اور وہاں درس و تدریس کا کام بدستور جاری ہے، تاہم ریاض میں قیام کے آخری سالوں میں آپ کی مصروفیات بڑھ گئیں اور اس تدریسی حلقے کا دائرہ عمل ہفتے کے بعض ایام تک محدود ہو کر رہ گیا۔ طلباء کی ایک کثیر تعداد اس علمی حلقے سے وابستہ رہی۔

۱۳۸۱ھ (۱۹۶۱ء) کو مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور ۱۳۹۰ھ سے لے کر ۱۳۹۵ھ تک

چانسٹر کی حیثیت سے جب آپ کا قیام مدینہ منورہ میں رہا تو اس دوران آپ نے مسجد نبوی شریف میں تدریس کا ایک حلقہ قائم کیا۔ علاوہ ازیں جب آپ اپنے مستقل رہائشی مقام سے عارضی طور پر کسی اور مقام کی طرف نقل مکانی کرتے جیسا کہ موسم گرما میں آپ کا قیام طائف وغیرہ میں ہوتا تھا تو وہاں بھی آپ اس تدریسی حلقے کو بدستور قائم رکھتے۔

تصنیفات

- (۱) فتح الباری شرح صحیح بخاری پر کتاب الحج تک مفید تعلیقات
- (۲) فتوؤں کا مجموعہ اور مختلف موضوعات پر مقالے (جن کی اب تک ۱۱ جلدیں شائع ہو چکی ہیں)
- (۳) الفوائد الجلیة فی المباحث الفرضیة
- (۴) التحقيق والايضاح لكثير من مسائل الحج والعمرة والزيارة (توضیح الناسک) حج، عمرہ اور زیارت کے بہت سے مسائل کی وضاحت اور تحقیق۔
- (۵) التحذیر من البدع، یہ چار مفید مقالوں پر مشتمل ہے: (الف) رسول اللہ ﷺ کا یوم پیدائش منانے کا مسئلہ (ب) شب معراج منانے کا حکم (ج) نصف شعبان کی رات یعنی شب برات منانے کا حکم (د) حجرہ نبوی کے خادم شیخ احمد کے من گھڑت اور جھوٹے خوابوں کی وضاحت۔
- (۵) زکوٰۃ اور روزوں سے متعلق دو جامع اور مختصر رسالے۔
- (۶) العقیدة الصحيحة وما یضادها (صحیح عقیدہ کی تعلیم اور جو کچھ اس کے برعکس ہے)
- (۷) وجوب العمل بسنة الرسول ﷺ و کفر من أنکرها (سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل واجب ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے)
- (۸) الدعوة إلى الله وأخلاق الدعاة (دعوت الی اللہ..... اور داعیوں کے اوصاف)
- (۹) وجوب تحکیم شرع اللہ و نبذ ما خالفه (اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے اور جو بات اس کے خلاف ہو وہ ناقابل قبول ہے)
- (۱۰) حکم السفر والحجاب و نکاح الشغار (بے پردگی، حجاب اور وٹے ٹٹے کے نکاح کا حکم)
- (۱۱) نقد القومية العربية (عربی قومیت پر مبنی نظریات پر تنقید)
- (۱۲) الجواب المفید فی حکم التصوير (تصویر کے مسئلہ پر مفید وضاحتیں)
- (۱۳) الشیخ محمد بن عبدالوہاب..... آپ کی دعوت اور سیرت
- (۱۴) نماز سے متعلق تین رسائل: (الف) نبی ﷺ کی نماز کی کیفیت
- (ب) باجماعت نماز پڑھنے کا وجوب (ج) جب نماز رکوع سے اٹھے تو ہاتھ کہاں رکھے؟
- (۱۵) جو شخص قرآن یا رسول اللہ ﷺ پر طعنہ زنی کرے، اس کے متعلق اسلام کا حکم کیا ہے؟

شیخ عبدالعزیز بن باز، مختصر سوانح اور علمی کارنامے

(۱۶) سورج کے متحرک، زمین کے ساکن ہونے اور ستاروں تک پہنچنے کے سائنسی نظریات پر نقلی اور عقلی دلائل

(۱۷) إقامة البراهین علی من استغاث بغير الله و صدق الكهنة والعرافین (جو شخص اللہ کے سوا کسی سے فریاد رسی کرے اور جو کائناتوں اور نجومیوں کو سچا سمجھے اس کے کفر پر واضح دلائل)

(۱۸) الجهاد فی سبیل الله

(۱۹) الدروس المهمة لعامة الامة (امت کے عام لوگوں کے لئے ضروری اسباق)

(۲۰) فتاویٰ تتعلق بأحكام الحج والعمرة والزيارة (حج، عمرہ اور زیارت کے احکام پر فتاویٰ)

(۲۱) وجوب لزوم السنة والحذر من البدعة (سنت کو لازم پکڑنے اور بدعت سے بچنے کا وجوب) یہ تو تھیں آپ کی وہ تصنیفات جن کی طباعت مکمل ہو چکی ہیں اور ان کے علاوہ آپ نے

بعض کتابوں پر تعلیقات بھی لکھی ہیں، جو یہ ہیں :

(۱) بلوغ المرام

(۲) تقریب التہذیب للحافظ ابن حجر (غیر مطبوعہ)

(۳) تحفة الأخیار ببيان جملة نافعة مما ورد فی الكتاب والسنة الصحيحة من

الادعية والأذکار (نیک لوگوں کو کتاب و سنت میں مفید ادعیہ و اذکار کا خوبصورت ہدیہ)

(۴) التحفة الکریمة فی بیان کثیر من الأحادیث الموضوعة والسقیمة (متعدد موضوع و سقیم احادیث کے تذکرہ پر مبنی عظیم تحفہ)

(۵) تحفة أهل العلم والإیمان بمختارات من الأحادیث الصحيحة والحسان (اہل علم

وایمان کو منتخب صحیح و حسن احادیث کا ایک خوبصورت گلدستہ)

علمی خدمات کے علاوہ سماجہ الشیخ کی دیگر مصروفیات

(۱) شاہی فرمان کے ذریعے آپ کو ادارہ برائے بحوث علمیہ، افتاء و دعوت و ارشاد کے چیئرمین کے منصب پر فائز کیا گیا۔ واضح رہے کہ اب چند سال قبل ادارہ دعوت و ارشاد سعودی عرب کی وزارت مذہبی امور کو منتقل کر دی گئی تھی۔ علاوہ ازیں آپ درج ذیل مناصب پر کام کر رہے تھے:

(۲) ہیئتہ کبار العلماء (کبار علماء کے بورڈ) کے سربراہ

(۳) شعبہ بحوث علمیہ اور افتاء کی مستقل کمیٹی کے بھی سربراہ

(۴) رابطہ عالم اسلامی کی مجالس تاسیس کے ممبر بھی ہیں اور چیئرمین بھی

(۵) مکہ مکرمہ میں مساجد کی اعلیٰ عالمی مجلس کے چیئرمین

(۶) رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی فقہی اسلامی اکیڈمی کے چیئرمین

(۷) مملکت سعودی عرب کی دعوتِ اسلامیہ کی اعلیٰ کمیٹی کے ممبر کے طور پر

آپ کی علمی اور دینی سرگرمیوں کا دائرہ مذکورہ خدمات تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ علمی مجلسوں میں شرکت فرما کر اہم موضوعات پر لیکچر دیتے اور علمی، تنقیدی تبصروں میں شرکت بھی فرماتے۔ عام و خاص محفلوں میں شریک ہو کر قراءت اور تنقیدی تبصروں کے ساتھ ان کی رونق کو دوبالا کرتے اور اس کے ساتھ ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کا بھی خاص اہتمام کرتے اور یہ ایک ایسا وصف ہے جو آپ کی شخصیت کا ایک لازمی حصہ بن چکا تھا۔

آپ کی وفات سے عالم اسلام ایک عظیم علمی اور فقہی بصیرت کی حامل شخصیت سے محروم ہو گیا۔ یہ آپ کی ذاتِ ستودہ صفات کا اثر تھا کہ سعودی عرب میں اب تک بیسیوں منکرات کے دروازے بند تھے۔ سعودی فرمانروا آپ کے فرامین کو حکم ناموں کی سی اہمیت دیتے، اور آپ سے ملاقات کے لئے خود حاضری دیا کرتے۔ واقفًا آپ کا مقام مفتی اعظم کے سرکاری منصب سے بہت بلند و بالا تھا۔

سعودی عوام میں آپ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ ہر شخص انہیں سماحۃ الوالد کے عقیدت بھرے خطاب سے یاد کرتا تھا۔ اور آپ کا نام سنتے ہی احترام و عقیدت کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا۔ آپ کے نام سے کسی مسئلے پر آجانے والا فتویٰ سعودی عرب میں حرفِ آخر سمجھا جاتا اور حکومتیں اس کے مطابق قانون سازی کرنے پر مجبور ہوتیں۔ واقفًا آپ ایسے مخلص، پرہیزگار اور نمونہ اسلاف شخصیت کے چلے جانے سے سعودی عرب میں بالخصوص اور عالم اسلام میں بالعموم عظیم خلا پیدا ہو گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے چھوڑے ہوئے علمی ذخیرے سے مستفید ہونے کی توفیق بخشنے اور آپ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ ”محدث“)

﴿کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام﴾

